خدام الاحمدیہ کے بارہویں سالانہ اجتماع میں افتتاحی خطاب

از
سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

خدام الاحمدیہ کے بارھویں سالانہ اجتماع میں افتتاحی خطاب

(فرمودہ 30 اکتوبر 1952ء)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

"مجھے اس بات کا اعلان کرتے ہوئے خوشی ہے کہ خدّام الاحمدیہ کا یہ بارھواں سالانہ اجلاس ہو رہا ہے۔ بارھواں سال ایک بلوغت کا سال سمجھا جاتا ہے۔ بلوغت کے جو پانچ زمانے شمار کئے جاتے ہیں ان میں سے پہلا زمانہ بارہ سال کی عمر میں شروع ہوتا ہے اور دوسرا 15 سال کی عمر میں جبکہ جہاد میں شمولیت کی اجازت مل سکتی ہے۔ تیسرا 18 سال کی عمر میں جبکہ جہاد واجب ہو جاتا ہے۔ چوتھا 21 برس کا ہونے پر جبکہ شریعت انسان کو پورے طور پر اپنے اموال کا مالک قرار دیتی ہے اور پانچواں دَور بلوغت کا 40 برس کا ہونے پر شروع ہوتا ہے جو کہ عام مدّت خداتعالیٰ نے انبیاء کی بعثت کے لئے مقرر فرمائی ہوئی ہے۔

یہ سال جو تمہارے لئے بلوغت کا پہلا سال ہے جماعت کے لئے بہت سے فساد اور مشکلات لایا ہے۔ سلسلے پر جو نازک ترین زمانے گزرے ہیں۔ گیارھویں اور بارھویں سال کا یہ درمیانی عرصہ ان سے بھی زیادہ خطرناک حالات تمہارے لئے لایا ہے۔ اِس سے پہلے بھی جماعت پر ظلم و تعدّی کے کئی دَور آئے ہیں لیکن کبھی بھی ایسا زمانہ نہیں آیا تھا جبکہ بعض لوگوں نے ظلم اور جبر سے ڈر کر کچھ کمزوری دکھائی۔ گو مخالفین نے تو

ایسے لوگوں کی تعداد بہت ظاہر کی ہے مگر میرے علم کے مطابق ان کی تعداد کسی صورت میں بھی پچاس ساٹھ سے زیادہ نہیں ہوئی اور ان میں سے بھی اکثر بعد میں جلد ہی سنبھل گئے اور شاید ہی کوئی ایسا رہا ہو گا جس نے ندامت کا اظہار نہ کیا ہو مگر بہر حال مومنوں کی جماعت کے لئے اتنی کمزوری بھی معمولی نہیں ہے۔ ان کی جماعت تو اتنی مضبوط ہونی چاہئے کہ ان میں سے کوئی بھی ایسی کمزوری نہ دکھلائے۔

خدّام الاحمدیہ کی تنظیم کی غرض یہی تھی کہ اگر کسی موقع پر قربانی کا موقع آئے تو سو میں سے ننانوے نہیں بلکہ سو کے سو ہی اس قربانی پر پورے اُتریں۔ یہ روح اگر تم میں پیدا ہو جائے تو پھر دنیا کی کوئی قوم تم پر ظلم نہیں کر سکتی۔ دنیا کی کوئی طاقت تمہاری راہ میں کھڑی نہیں ہو سکتی۔ یہ تو خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ تمہاری اکثریت ایسے مُلک میں ہے جہاں کی حکومت جمہوریت کے اسلامی اصولوں کی پابندی کرتے ہوئے حتّی الامکان ظلم و ستم ہونے نہیں دیتی لیکن تم نے صرف ایک مُلک تک محدود نہیں رہنا تم نے ساری دُنیا میں اسلام کا جھنڈا گاڑنا ہے اور دنیا میں آج بھی ایسے مُلک موجود ہیں جہاں پر مذہب کے نام پر ظلم ہوتا ہے۔ جہاں تلوار کے زور سے عقائد کو تبدیل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ پس تمہارا فرض ہے کہ تم ایسے ممالک کے حالات کے لئے بھی اپنے آپ کو تیار رکھو تاکہ وقت آنے پر تم کمزوری نہ دکھلا سکو۔

گو پاکستان کے حُکام کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی ہے کہ وہ اسلامی تعلیم کے مطابق عدل و انصاف کو قائم رکھتے ہیں اور ظلم نہیں ہونے دیتے اور ہم اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے مُلک کو اس روزِ بد سے ہمیشہ ہی محفوظ رکھے جبکہ یہاں بھی ظلم ہو لیکن ایک حد تک یہاں بھی مُشکلات پیدا ہو سکتی ہیں اور بعض دیگر ممالک میں تو یقیناً ہوں گی۔ پس تم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ ایسے حالات کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھے جبکہ ایک طرف ایمان ہو اور دوسری طرف تلوار۔ ویسے تو اِس وقت تم میں سے ہر ایک جذباتی طور پر کہہ دے گا کہ ہم جانیں دے دیں گے مگر اپنے ایمان پر قائم رہیں گے مگر حقیقت یہ ہے کہ ہر چیز تیاری اور وقت چاہتی ہے۔ اس سال جو حالات پیدا

ہوئے ہیں ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری پہلی بلوغت کے ساتھ ہی تمہیں ہوشیار کر دیا ہے تاکہ تم آنے والے خطرات کے مقابلہ کے لئے تیاری کر سکو۔

خدّام الاحمدیہ کے متعلق جو رپورٹیں مجھے ملی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ خطرات کے ایّام میں احمدیوں کی مدد کرنے، عورتوں اور بچوں کو خطرات سے نکالنے اور اشتہارات وغیرہ کی اشاعت کے سلسلے میں انہیں خدا تعالیٰ نے اچھا کام کرنے کی توفیق دی ہے۔ یہ ایک خوشکن علامت ہے لیکن ایسی نہیں جس پر ہم مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں گو جیسا کہ مَیں نے کہا ہے یہ تمہاری بلوغت کا پہلا زمانہ ہے لیکن سب بالغ ایک ہی قسم کے نہیں ہوتے۔ بعض بیس سال کی عمر میں بھی عادتوں کے لحاظ سے ابھی بچے ہی ہوتے ہیں اور بعض بہت چھوٹی عمر میں ہی بڑے بڑے کارنامے کر کے دکھاتے ہیں۔ اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ بارہ سال کی اس بلوغت تک پہنچنے کے بعد کیا تمہاری عقلیں اتنی تیز ہو گئی ہیں کہ تم ہر طرح کے خطرات کا مقابلہ کر سکو۔ یوں تو مومن خدا کے حکم کے ماتحت اپنی حفاظت کرتا ہے لیکن اگر ایک طرف تمہاری جان ہو اور دوسری طرف ایمان تو کیا تم میں سے ہر ایک کی روح بِلا تردّد، بِلا تأمل اور فوری طور پر اپنی جان کو خدا اور اپنے درمیان حائل سمجھتے ہوئے اسے قربان کرنے کا فیصلہ کر سکتی ہے۔

خدا تعالیٰ نے تمہیں ہوشیار کر دیا ہے اب تم اپنے دلوں کو مضبوط کرو اور آنے والے خطرات کے لئے تیاری کرو۔ وہ تیاری اسی طرح ہو سکتی ہے کہ تم اپنے اوقات کو صحیح رنگ میں گزارو، زیادہ سے زیادہ تبلیغ کرو، زیادہ سے زیادہ خدمتِ خلق کرو۔ خدمتِ خلق کے متعلق تمہارا کام ابھی نمایاں نہیں ہے۔ زلزلہ اور اسی طرح کی دیگر مصیبتوں کے پڑنے پر یا جلسوں اور جلوسوں کے مواقع پر تمہیں کم از کم بوائے سکاؤٹس یا ریڈ کراس جتنا نمونہ تو دکھانا چاہئے حالانکہ اصل میں تو ان سے سینکڑوں گُنا زیادہ اعلیٰ نمونہ دکھانا چاہئے۔ واضح رہے کہ خدمتِ خلق سے میری مراد محض احمدیوں یا مسلمانوں کی خدمت نہیں بلکہ بِلا امتیاز مذہب و ملت، خدا کی ساری ہی مخلوق کی خدمت مراد ہے۔ حتّٰی کہ اگر دُشمن بھی مصیبت میں ہو تو اس کی بھی مدد کرو۔ یہ ہے خدمتِ خلق کا صحیح جذبہ۔

اپنے آپ کو ایسے مقام پر کھڑا کرو جس کے بعد تمہیں یقین ہو جائے کہ تم ہرگز بُزدلی نہیں دکھاؤ گے۔ اس کے لئے تیاری کرو مگر یہ تیاری اسلامی طریق کے مطابق ہونی چاہئے۔ ایسی تیاری کرنے کے دُنیا میں دو ہی طریق ہیں ایک یہ کہ جسموں کو مضبوط بنایا جائے۔ اس کی مثال نپولین، ہٹلر، چنگیز خان اور تیمور سے مل سکتی ہے اور ایک تیاری روح کی مضبوطی اور پاکیزگی کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔ اس کی سب سے روشن اور اعلیٰ وارفع مثال دُنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس وجود میں دیکھ چکی ہے۔ پس تم ہٹلر، نپولین یا چنگیز خاں اور تیمور کی بجائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو سامنے رکھتے ہوئے تیاری کرو لیکن یہ نمونہ دُنیوی خوشیوں سے سینکڑوں اور ہزاروں گُنا بالا ہے بلکہ اتنا بالا ہے کہ آج بھی فرشتے اس پر مرحبا کہہ رہے ہیں"۔

(الفضل لاہور یکم نومبر 1952ء)